

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُبَاهِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَيُجَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ
وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَذْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ

جو اس مقصد سے علم حاصل کرے کہ علماء کی برابری کرے یا جاہلوں کے ساتھ جھٹ بازی کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔
(ابن ماجہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۳۸۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَا ذَنْبَانِ جَانِعَانِ أَرْسَلَا فِي غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا
مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِينِهِ

دو بھونکے بھڑیئے، بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو اتنا نقصان نہیں کریں گے جتنا آدمی کے دین میں مال اور عزت کی حرص سے ہوتا ہے۔
(مسند احمد، ترمذی: کعب بن مالک) (صحیح الجامع: ۵۶۲۰)

زہد و قناعت اختیار کرے اور دنیا میں کم مشغول ہو

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرَزَقَ كَفَافًا وَقَفَّعَهُ اللَّهُ بِمَا آتَاهُ

یقیناً وہ کامیاب ہو گیا جو اسلام لے آیا، اور (دنیا کی زندگی کے گزربسر کے مطابق روزی دیا گیا، اور اللہ نے جو کچھ اسے دیا اس پر قناعت و صبر کیا۔
(احمد، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۴۳۶۸)

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَا ارْدَادَ عَبْدٌ عِلْمًا فَارْدَادَ فِي الدُّنْيَا رَغْبَةً إِلَّا ارْدَادَ مِنَ اللَّهِ بُعْدًا

جس بھی بندے نے علم میں زیادتی حاصل کی اور ساتھ ہی ساتھ دنیا کی طرف رغبت بھی بڑھتی گئی تو اللہ سے دوری بھی بڑھتی گئی۔
(دارمی: ۳۸۸)

علم کی طلب میں کوشش کی جائے

یحییٰ بن کثیر کہتے ہیں

لَا يُسْتَطَاعُ الْعِلْمُ بِرَاحَةِ الْجِسْمِ

جسم کے آرام کے ساتھ علم نہیں حاصل کیا جاسکتا۔
(مسلم: ۶۱۲)

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں

لَمَّا تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قُلْتُ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَا فُلَانُ هَلْمْ فَلَنْسَأَلَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُمْ الْيَوْمَ كَثِيرٌ

فَقَالَ وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى النَّاسَ يَحْتَاجُونَ إِلَيْكَ

وَفِي النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَى

فَفَرَّكَ ذَلِكَ وَأَقْبَلْتُ عَلَى الْمَسْأَلَةِ

فَإِنْ كَانَ لِيُبَلِّغَنِي الْحَدِيثَ عَنِ الرَّجُلِ فَاتَيْنَاهُ وَهُوَ قَائِلٌ

فَأَتَوْسَدُ رِدَائِي عَلَى بَابِهِ فَتَسْفِي الرِّيحُ عَلَيَّ وَجْهِي الثَّرَابَ
فَيَخْرُجُ فَيَرَانِي فَيَقُولُ يَا ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ مَا جَاءَ بِكَ
أَلَا أَرْسَلْتُ إِلَيَّ فَأَتِيكَ فَأَقُولُ لَا أَنَا أَحَقُّ أَنْ آتِيكَ
فَأَسْأَلُهُ عَنِ الْحَدِيثِ قَالَ فَبَقِيَ الرَّجُلُ حَتَّى رَأَى وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَيَّ
فَقَالَ كَانَ هَذَا الْفَتَى أَغْفَلَ مِنِّي

جب اللہ کے رسول ﷺ کی وفات ہوئی تو میں نے انصار کے ایک آدمی سے کہا۔ اے فلاں! چلو، ہم اللہ کے رسول ﷺ کے اصحاب سے معلومات لیں کیونکہ وہ آج زیادہ ہیں۔ اس نے کہا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہ تم پر تعجب ہے کیا تم یہ سوچ رہے ہو کہ لوگوں کو تمہاری ضرورت پڑے گی جب کہ اتنے سارے اصحاب رسول ﷺ موجود ہیں؟ پس انہوں نے میرے اس خیال کو چھوڑ دیا، اور میں اس معاملہ پر ڈٹا رہا، جب بھی مجھے معلوم ہوتا کہ فلاں شخص کے پاس کوئی حدیث ہے تو میں اس کے پاس جاتا (اور اگر وہ) آرام کر رہا ہوتا تو میں اس کے دروازے پر اپنی چادر بچھا لیتا اور ہوا میرے چہرے پر مٹی اڑاتے رہتی اور جب وہ باہر آتے اور مجھے دیکھتے تو کہتے: اے رسول ﷺ کے چچا کے بیٹے! کیسے آنا ہوا، آپ مجھے بلا بھیجتے تاکہ میں آپ کے پاس آجاتا تو میں کہتا کہ نہیں میں زیادہ حقدار ہوں کہ آپ کے پاس آؤں پھر میں اس سے حدیث کے بارے میں پوچھتا۔ کہتے ہیں کہ وہ آدمی باقی رہا یہاں تک کہ وہ وقت بھی آیا کہ لوگ میرے پاس جمع ہونے لگے۔ تب میرے اس ساتھی نے کہا یہ نوجوان مجھ سے زیادہ عقلمند تھا۔

(داری: مقدمہ: علم کی طلب میں سفر پر نکلنا اور اس کے لئے کوشش کرنا: ۵۶۹)

صبر کے ساتھ اور آہستہ آہستہ علم حاصل کیا جائے

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ جُمْلَةً فَاتَهُ جُمْلَةٌ وَإِنَّمَا يُدْرِكُ الْعِلْمُ حَدِيثٌ وَحَدِيثَانِ
جو علم بیک وقت حاصل کریگا تو وہ بیک وقت ہی چلا جائے گا علم تو ایک حدیث دو حدیث حاصل کی جاتی ہے۔

امام زہری رحمہ اللہ نے کہا

وَلَكِنْ خُذْهُ مَعَ الْآيَامِ وَاللَّيَالِي أَخْذًا رَفِيقًا تَظْفُرُ بِهِ
لیکن اس کو حاصل رات اور دن میں نرمی کے ساتھ حاصل کرو تو تم اس کے ذریعہ کامیاب ہو جاؤ گے۔

(الجامع لاخلاق الراوی واداب السامع: ۳۵۱-۳۵۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَاحِدَةً
كَذَلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهِ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيلًا
وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا

کافروں نے کہا قرآن کیوں بیک وقت نازل نہیں ہوا اسی طرح میں چاہتا ہوں تمہارے دل کو مضبوط کر دوں اور ترتیل کے ساتھ نازل کروں اور تمہارے پاس یہ جو بھی مثال لائیں گے تو میں اس کا سچا جواب اچھی تفسیر لاؤنگا۔

(الفرقان: ۳۲-۳۳)

علم حاصل کرنے اور اس کے نقل کرنے میں احتیاط کیا جائے

(الف) علم کے حصول میں احتیاط

محمد بن سیرینؒ کہتے ہیں

إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ دِينَ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ

یہ علم دین ہے تو تم یہ ضرور دیکھ لو کہ اپنا یہ دین کس سے حاصل کر رہے ہو۔ (مسلم: مقدمہ)

(ب) نقل کرنا

ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ
فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَا أَعْلَمُ

جو جانتا ہو تو ہی کہے اور جو نہ جانتا ہو تو وہ کہے ”اللہ اعلم“ یعنی اللہ زیادہ جانتا ہے۔ اس لئے کہ یہ بھی علم ہے کہ جو نہیں جانتا ہے اس کے بارے میں کہہ دے میں نہیں

(بخاری: قرآن کی تفسیر: ۴۷۷۴)

جانتا ہوں۔

(ج) اس شخص کا گناہ جو اللہ پر جھوٹ بولے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ
هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لَتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ
مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو۔ جان لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔ انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

(سورہ نحل: ۱۱۶-۱۱۷)

(د) اس کا گناہ جو اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ
مَنْ كَذَبَ عَلَى مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

بیشک مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام آدمی پر جھوٹ بولنے کی طرح نہیں۔ تو جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے۔

(متفق علیہ: مغیرہ رضی اللہ عنہ) (ابو یعلیٰ: سعید بن زید رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۱۴۲)

علم پھیلانے والے کی فضیلت اور اس شخص کی برائی جو علم چھپائے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

لِيُبْلَغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبِ

فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبْلَغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ

شاہد غائب کو پہونچا دے ممکن ہے شاہد جس کو پہونچائے وہ اس سے زیادہ محفوظ کرنے والا ہو۔ (بخاری: کتاب العلم: نبی ﷺ کا فرمان ”رب مبلغ أوعى من سامع“: ۶۷۷۹)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سِئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَكَتَمَهُ أَلْجَمَهُ اللَّهُ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

جس سے کسی علم کے متعلق سوال کیا گیا اور اس نے اسے چھپایا تو اللہ قیامت کے دن اسے جہنم کی لگاموں میں سے ایک لگام پہنائے گا۔
(احمد، حاکم، سنن ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ) (صحیح الجامع: ۶۲۸۴)

علم کی رغبت اور زیادہ کی طلب کیا جائے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

کہو اے میرے رب میرے علم میں زیادتی عطا فرما۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا

وَاللّٰهُ الَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ

مَا أَنْزَلَ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ أَنْزَلَتْ

وَلَا أَنْزَلْتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَ أَنْزَلْتُ

وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنِّي بِكِتَابِ اللَّهِ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ

قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے قرآن کی کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھ کو علم نہ ہو کہ وہ کہاں نازل ہوئی اور قرآن کی کوئی بھی آیت ایسی نہیں ہے جس کے بارے میں مجھ کو علم نہ ہو کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی۔ اور میں نہیں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ہو اللہ کی کتاب کے بارے میں جہاں اونٹ پہنچ سکتا تھا میں وہاں کیلئے سوار ہوتا تھا۔
(بخاری، فضل القرآن ۵۰۰۲۔ فضل الصحابہ ۲۳۶۳)

علم پر عمل کرے

لَا تَزُولُ قَدَمُ ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عِنْدِ رَبِّهِ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ

عَنْ عُمُرِهِ فِيمَ أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَ أَبْلَاهُ

وَمَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ

وَمَازَا عَمِلَ فِيمَا عِلِمَ

قیامت کے روز ابن آدم کے قدم اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہل سکتے جب تک کہ اس سے پانچ چیزوں کے بارے میں سوال کر لیا جائے، اس کی عمر کے تعلق سے کہ اسے کس چیز میں گنوا یا، اور اس کی جوانی کے تعلق سے کہ اسے کہاں گزارا؟ اور اس کے مال کے تعلق سے کہ اسے کہاں سے کمایا؟ اور کہاں خرچ کیا؟

اور جو علم حاصل کیا اس پر کتنا عمل کیا؟

(ترمذی: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۷۲۹۹)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَتَدَلَّقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ

فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ

فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ

أَلَيْسَ كُنْتُ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ

قَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيَهُ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيَهُ

ایک شخص کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا تو اس کی ہتھڑیاں جہنم میں ایسے ہی چکر لگائیں گی جیسا کہ گدھا اپنی چکی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے پھر جہنمی اس پر جمع ہوں گے اور کہیں گے اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور کیا برائی سے نہیں روکتے تھے۔ وہ کہے گا میں تمہیں تو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن میں خود اسے نہیں کرتا اور میں تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن میں اسے کرتا تھا۔

(احمد، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، صحیح الجامع: ۸۰۲۲)

تقویٰ اور خشوع کا اہتمام کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ

(فاطر ۳۵: ۲۸)

یقیناً اللہ سے اس کے جاننے والے بندے ڈرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

اگر جو میں جانتا ہوں تم بھی جان جاؤ تو روز زیادہ اور ہنسو کم۔

(احمد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بخاری، مسلم، صحیح الجامع: ۵۲۶۳)

علم حاصل کرنے کا طریقہ اور ادب

علم میں کثرت کیلئے دعا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

(طہ ۲۰: ۱۱۴)

آپ کہہ دیجئے اے میرے رب میرے علم میں اضافہ کر دے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

سَلُوا اللَّهَ عِلْمًا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ

(ابن ماجہ، ابن حبان، حسن، صحیح الجامع: ۳۶۳۵)

اللہ سے نفع بخش علم کا سوال کرو اور اس علم سے پناہ مانگو جو نفع بخش نہ ہو۔

کیا چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے؟

علم کی قسمیں

(۱) صحیح عقیدہ۔

(۲) عبادات۔

(۳) اخلاقیات۔

(۴) حقوق و معاملات۔

(۵) اسلامی ادب۔

اہل علم کی طرف رجوع کریں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

(النحل: ۱۶، ۲۳)

جاننے والوں سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے ہو۔

ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں

أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَتْ لَا تَسْمَعُ شَيْئًا لَا تَعْرِفُهُ إِلَّا رَاجَعَتْ فِيهِ حَتَّى تَعْرِفَهُ ...

عائشہ رضی اللہ عنہا جو رسول اللہ ﷺ کی بیوی ہیں وہ مسئلہ نہیں سنتی تھیں جو نہیں جانتی تھیں یہاں تک کہ رجوع کرتی تھیں اور اس کو جان لیتی تھیں۔

(بخاری: کتاب العلم: اس بات کا بیان کہ بندہ کوئی چیز سنے اور اسے سمجھ نہ سکے تو اسے پوچھے یہاں تک کہ وہ اسے جان لے: ۱۰۳)

علم والی کتابیں پڑھیں

شیخ عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں

يَنْبَغِي لَطَالِبِ الْعِلْمِ أَنْ يَحْرِصَ عَلَى جَمْعِ الْكُتُبِ وَلَكِنْ يَبْدَأُ بِالْأَهَمِّ فَلِأَهَمِّ

(کتاب العلم: جمع الكتب)

طالب علم کے لئے بہتر ہے کہ وہ کتابیں جمع کرنے کی لالچ کرے لیکن شروعات اہم اہم کتابوں سے کرے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللَّهِ وَ سُنَّتِي

میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ان دونوں کے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے: وہ اللہ کی کتاب اور میری سنت ہے۔ (حاکم: ابو ہریرہؓ) (صحیح الجامع: ۲۹۳: صحیح)

شیخ عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں

فَلَا بَدَّ أَنْ يَكُونَ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ جَنَاحَيْنِ لَكَ يَا طَالِبَ الْعِلْمِ

وہناک شے ثالث مہم وهو كلام العلماء

فلا تهمل كلام العلماء ولا تغفل عنه

لأن العلماء أشد رسوخاً منك في العلم

وعندهم من قواعد الشريعة وأسرارها وضوابطها ما ليس عندك

اے طالب علم! اس لئے ضروری ہے کہ کتاب و سنت تمہارے دو پر ہو جائیں اور یہاں ایک تیسری چیز بھی ہے اور وہ علماء کا کلام ہے، اس لئے تم علماء کے اقوال کو بیکار نہ سمجھو

اور نہ ہی ان سے غافل ہونا کیونکہ ان کے پاس شریعت کے قواعد، اس کی پوشیدہ باتیں اور اس کے اصول و ضوابط ہیں جو تمہارے پاس نہیں۔

(کتاب العلم: کتاب وسنت کو لازم پکڑنے کا بیان)

علم یاد کرو اور تکرار کرو

رسول اللہ ﷺ کہتے ہیں

تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ

فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفَصُّيًا مِنَ الْبَابِ فِي عُقْلِهَا

قرآن کو بار بار تکرار کے ساتھ پڑھو کر قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ اس اونٹ سے بھی تیز ہوگا بھاگنے میں جوری سے باندھ دیا گیا ہے۔
(احمد، تعلق علیہ: بخاری: ۴۷۴۶: ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۹۵۶)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَضَرَ اللَّهُ أَمْرًا سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ...

اللہ اس شخص کو تواتر رکھے جو مجھ سے حدیث سنے اور یاد کرے اور جس طرح مجھ سے سنا ہے ویسے ہی پہنچا دے۔
(ترمذی: صحیح الجامع: ۶۷۶۳)

علم کو لکھ کر محفوظ کریں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ

(لکھ کر محفوظ کرو)۔ (یعنی محفوظ کرو)

(الحکیم سمویہ: انس رضی اللہ عنہ) (طبرانی، حاکم: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (صحیح، صحیح الجامع: ۴۴۳۴)

علمی مجلس کے آداب

علمی مجلس کے آداب اور اس کے مراتب کے متعلق ابن قیم رحمہ اللہ کا قول

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ : وَلِلْعِلْمِ سِتُّ مَرَاتِبٍ :

أَوَّلُهَا : حُسْنُ السُّؤَالِ .

الثَّانِيَةُ : حُسْنُ الْإِنْصَاتِ وَالِاسْتِمَاعِ .

الثَّالِثَةُ : حُسْنُ الْفَهْمِ .

الرَّابِعَةُ : الْحِفْظُ .

الخَامِسَةُ : التَّعْلِيمُ .

الْسَّادِسَةُ : وَهِيَ ثَمَرَتُهُ، الْعَمَلُ بِهِ وَمُرَاعَاةُ حُدُودِهِ . أ هـ .

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں علم کے چھ مرتبے ہیں۔ (۱) اچھی طرح سوال کرنا۔ (۲) خاموش رہنا اور اچھی طرح سننا۔ (۳) اچھی طرح سمجھنا۔ (۴) یاد کرنا۔ (۵) تعلیم دینا۔ (۶) اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اس کے حدود کی حفاظت کی جائے۔ (یعنی مکمل جو کچھ علم حاصل کیا ہے عمل کرے) (مفتاح دار السعادة: صفحہ ۱۸۴)

نبی ﷺ پر درود بھیجنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ

بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(احمد، حاکم، ترمذی، نسائی، ابن حبان: حسین رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۲۸۷۸)